اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیویارک کے معروف ہفت روزہ "ٹائم" نے پوپ جان پال دوم کو ۱۹۹۴ء کی شخصیت قرار دیتے ہوئے گزشتہ سال کے آخری شمارے کا ایک حصّہ اُن کی ذات، کردار اور اندازِ فکر کے تجزیے کے لیے وقف کیا ہے۔ پوپ جان پال دوم کے عالمی دوروں اور اُن کی سیاسی حکمت عملی کی کامیابی یا ناکامی سے قطع نظر اُن کے ۱۶ سالہ دورِ پاپائیت میں جو بات سب سے زیادہ نمایاں ہے، وہ کیتھولک چرچ کے اندر اور باہر مغربی سیکولر اندازِ فکر کے خلاف اُن کا جرأت مندانہ رویّہ ہے۔ گزشتہ سال جب اینگلیکن چرچ نے خواتین کو بطور پادری قبول کرنے کے حق میں فیصلہ کیا تو اس کی بازگشت کیتھولک چرچ کے آزاد خیال حلقوں میں بھی سُنی گئی، مگر پوپ نے خواتین کو بطور پادری قبول کیے جانے کا راستہ دو ٹوک انداز میں یہ کہہ کر بند کر دیا کہ یسوع مسیح نے صرف مردوں کو اپنا "رسول" نامزد کیا تھا۔ اسی طرح کا دوٹوک رویّہ پوپ نے اقوام متحدہ کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی "بین الاقوامی کانفرنس برائے آبادی و ترقی" (قاہرہ: ۵ - ۱۳ ستمبر ۱۹۹۴ء) کے لیے "مجوّزہ دستاویز" کے بارے میں اختیار کیا۔ اس مجوّزہ دستاویز میں متعدّد دوسرے اختلافی اُمور کے ساتھ تحدیدِ آبادی کے لیے اسقاطِ حمل کو جائز قرار دیا گیا تھا، اور دُنیا کی واحد "سپر پاور" کی موجودہ قیادت نے مبیّنہ طور پر دُنیا بھر میں اپنے سفارت خانوں کو ہدایت جاری کر رکھی تھی کہ "ریاست ہائے متحدہ امریکہ محفوظ، قانونی طور پر جائز اور رضاکارانہ اسقاطِ حمل کو تمام خواتین کا بنیادی حق سمجھتا ہے"۔ پوپ جان پال کی شروع کردہ مہم اور کانفرنس کے دوران میں بعض مسلمان وفود کا نقطۂ نظر سامنے آنے کے بعد جو حتمی دستاویز منظور ہوئی ہے۔ اس کی پابندی کسی ملک کے لیے لازمی قرار نہیں دی گئی۔ (یہ الگ بات ہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے دستاویز کی تائید کے بعد اسے ایک حد تک "قوّت" حاصل ہو جائے۔) کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مصر کے وزیر خارجہ نے کہا کہ "کانفرنس کی منظور کردہ دستاویز کے مندرجات اور سفارشات کے بارے میں اُن کی رائے اور عمل ہمیشہ اُن کے مذہب، اقدار، دستور و قانون، عقلِ سلیم اور تحفّظ و سلامتی کے مطابق ہو گا"۔ اور شاید یہی رویّہ عالمِ اسلام کے دوسرے "ذمہ داروں" کا ہو گا۔

کیتھولک چرچ کے اندر پوپ جان پال دوم کے پیش روؤں کے دور میں آزاد خیالی کو جو تقویت حاصل ہوئی تھی، اُن کے خیال میں اس سے ویٹیکن کی اتھارٹی کو نقصان پہنچا ہے۔ اُنھوں نے اپنے پاپائی فرمان Veritatis Splendor (سچائی کا جلال) کے ذریعے آزاد خیال اور سیکولر ماہرینِ الٰہیات پر واضح کر دیا ہے کہ ویٹیکن کی تائید کے بغیر اُن کی کسی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مزید برآں پوپ جان پال دوم نے چرچ کے اندر آزاد خیال گروہوں کے مقابلے میں ایسی نئی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کی ہے جو پاپائیت کے ادارے کی از حد وفادار ہیں۔ سولھویں صدی میں "اصلاحِ مسیحیت کی تحریک" (جس کے نتیجے میں پروٹسٹنٹ گروہ وجود

میں آئے) کے خلاف "یسوعی فرقہ" پیش پیش تھا، مگر وقت کے ساتھ پوپ کی رائے میں یہ فرقہ آزاد خیالی کا منّاد بن گیا ہے۔ چنانچہ پوپ نے عام کیتھولک مسیحیوں پر مشتمل تنظیم Opus Dei کی سرپرستی کی ہے جو مقامی بشپوں کے سامنے جواب دہ نہیں اور اپنی سرگرمیوں کی رپورٹ براہ راست ویٹیکن کو پیش کرتی ہے۔ اسی طرح The Legionaries of Christ (مسیح کے سپاہی) نامی تنظیم کو بعض لوگ یسوعیوں کے متبادل ابھرتی ہوئی قوت قرار دے رہے ہیں۔ اس تنظیم کے ارکان سخت تربیّت کے مرحلے سے گزرتے ہیں جو ۱۴ سال پر محیط ہے۔ اس کے تین سو پادری عملاً متحرک ہیں اور تین ہزار سے زائد تربیّت کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ شاید یہ تنظیم پوپ جان پال دوم کے تصورات کے مطابق مستقبل قریب میں کیتھولک چرچ کی ایک مؤثر قوت ہوگی۔

کیتھولک چرچ کے اندر آزاد خیال اور سیکولر قوّتوں کی حوصلہ شکنی کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ نئے کارڈینل بالعموم پوپ جان پال دوم کے ہم نظر ہیں اور ویٹیکن کے نظم و ضبط اور بے چون و چرا اطاعت کو اوّلین اہمیت دیتے ہیں۔ اس امر کا اظہار مختلف موضوعات پر نئے کارڈینل حضرات کی جانب سے جاری ہونے والے بیانات سے ہوتا ہے۔

پوپ جان پال دوم نے اپنی حالیہ کتاب Crossing the threshold of Hope (اُمید کی دہلیز پار کرتے ہوئے) میں سترہویں صدی کے فرانسیسی فلسفی دیکارت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو مروّجہ سماجی علوم کو مذہب سے الگ کرنے میں پیش پیش رہے ہیں۔ پوپ جان پال دوم کے قریبی ذرائع کی اطلاع یہ ہے کہ وہ "اصلاح مسیحیت کی تحریک" کے بعد جنم لینے والے اُن تمام افکار اور فلسفوں کے ناقد ہیں جو مذہب بیزاری پر مبنی ہیں۔ پوپ کی خواہش ہے کہ سماجی علوم کی بنیاد مذہبی اقدار پر استوار ہو۔ وہ خود ایک نئی "عمرانیات" اور ایک نئی "بشریات" کی داغ بیل ڈالنے کے لیے کوشاں ہیں۔

پوپ جان پال دوم جس طرح کیتھولک چرچ کو آزاد خیالی اور سیکولرزم سے پاک کرنے کےلیے کام کر رہے ہیں، اسی طرح دُنیائے اسلام میں دینی قوّتیں اپنے سیکولر معاشروں کو اسلامی تعلیمات پر استوار کرنا چاہتی ہیں اور ان قوّتوں کو یکے بعد دیگرے مختلف ملکوں میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے، مگر اسلامی دینی قوّتوں کی اس جدوجہد کو مغربی سیکولر ذرائع ابلاغ اور حکمران امنِ عالم کےلیے جس طرح ہوّا بنا کر پیش کر رہے ہیں، کسی طرح درست نہیں۔

یوں تو "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" عالمِ اسلام اور اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل کے بارے میں کبھی کبھی اظہار خیال کرتی ہے اور بوسنیا جیسے دلدوز سانحے پر پوپ جان پال دوم بیانات دے چکے ہیں، تاہم پوپ جان پال دوم کی سیکولرزم مخالف جدوجہد کو دیکھتے ہوئے یہ توقع بے جا نہ ہوگی کہ کم از کم ویٹیکن کی مذہبی دُنیا احیائے اسلام کی جدوجہد کو صحیح تر تناظر میں دیکھے گی اور مغربی سیکولر ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوگی۔ ●●